بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کلمۃ الحرمین (ادارہ)

"وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْكَانَ ذَا قُرْبٰى!"

سوچ کہ کل کون تھے، آج کیا ہوگئے تم؟

مسلمانوں کے لیے مرکزِ اتحاد کتاب وسنت ہیں، جبکہ جماعت اہل حدیث ہی وہ واحد جماعت ہے جو خالصتاً کتاب وسنت کی داعی ہے اور دین وشریعت میں انہی دو کی حجیت کی قائل! ـــــ لیکن یہ کتنے بڑے ستم کی بات ہے کہ آج یہ جماعت بھی اس مرکزِ اتحاد پر یقین رکھنے کے باوجود مختلف گروپوں میں بٹ چکی ہے ـــــ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ!

ہمیں معلوم ہے کہ اغیار کے ہاں پہلے ہی ہمارے متعلق اس بارے تبصرے ہو رہے ہیں، اور اب وہ ہمارے ان الفاظ کو خصوصاً نوٹ کریں گے ـــــ لیکن اہل حدیث کا طرۂ امتیاز ہی یہ ہے کہ وہ صرف حق کہتے ہیں، خواہ اس کی زد اپنے آپ پر ہی کیوں نہ پڑے ـــــ بمصداق ارشادِ باری تعالیٰ:

"وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْكَانَ ذَا قُرْبٰى ـــ الاٰیۃ!" (الانعام: ۱۵۲)

"اور جب (کسی کی نسبت) کوئی بات کہو تو انصاف کی کہو، گو وہ تمہارا قریبی ہی کیوں نہ ہو!"

چنانچہ وہ اگر غلطی پر دوسروں کو ٹوکتے ہیں، تو اپنوں کا بھی لحاظ نہیں کرتے ـــــ کیونکہ ان کے ہاں معیارِ حق افراد کا طرزِ عمل نہیں، بلکہ فرامینِ الٰہی اور ارشاداتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ـــــ اسی لیے ہم اہل حدیث کے مختلف گروپوں کے لیڈروں سے یہ پوچھنا چاہیں گے کہ اپنے موجودہ تشتت وافتراق کے جواز میں وہ قرآنِ مجید کی کون سی آیت اور ذخیرۂ احادیث میں سے کون سی حدیث پیش کریں گے؟ ـــــ اس سوال کا جواب انہیں آج نہیں تو کل ضرور

دینا ہوگا، کیوں کہ جن لوگوں کو کتاب وسنت کے حوالے سے وہ آج تک ہدفِ تنقید بناتے رہے ہیں، وہ ان سے پوچھیں گے کہ کیا کتاب وسنت اس گروہ بندی کا حکم دیتے ہیں، یا وہ خود کتاب وسنت سے ہاتھ اٹھا کر مسلکِ حق اہلِ حدیث سے کنارہ کش ہو چکے ہیں؟ —— وہ آپ کو وہی آیات سنائیں گے، جو کل تک آپ انھیں سنایا کرتے تھے:

"وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا ۖ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ" (الروم: ۳۱-۳۲)

"اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ —— (یعنی) ان لوگوں میں سے جنھوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہوں میں بٹ گئے —— (چنانچہ) ہر گروہ، جو کچھ اس کے پاس ہے، اسی پر اترا رہا ہے!"

جواباً اگر آپ یہ کہیں گے کہ ہم نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے نہیں کیا —— ہمارا عقیدہ ایک ہے، ہمارا معبود ایک ہے، رسول ؐ ایک ہے، دین وشریعت ایک ہیں، اور کتاب وسنت کی حجیت میں بھی ہمارا کوئی اختلاف نہیں —— تو وہ یہ پوچھیں گے کہ پھر تمہارے الگ الگ گروپ کیوں موجود ہیں؟ —— لامحالہ آپ فرمائیں گے کہ ہمارے اختلافات صرف سیاسی ہیں؟ —— اس پر وہ کہیں گے کہ تمہاری سیاست کیا تمہارے دین کے تابع نہیں؟ کیا تمہاری شریعت تمہارے سیاسی اختلافات کا حل پیش کرنے سے قاصر ہے؟ —— اور اگر ایسا نہیں تو تم اپنے اختلافات کو کتاب وسنت پر پیش کر کے انھیں نپٹاتے کیوں نہیں؟ —— یقیناً یہ کارِ خیر نہیں، بلکہ ایمان کے ہی منافی ہے:

"فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ —— الآية!" (النساء: ۵۹)

"اگر کسی امر میں تمہارا باہمی نزاع ہو جائے تو اگر تم اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اسے اللہ اور رسول ؐ کی طرف (یعنی کتاب وسنت کی طرف رجوع کر کے اسے نپٹا ڈالو!)"

ظاہر ہے جو بات دوسروں کے لیے غلط ہے، وہ آپ کے لیے بھی غلط ہے —— یہ تو انصاف نہیں کہ دوسرے اگر کتاب وسنت سے اعراض کریں تو ان پر فتویٰ لگے:

"وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنكَ صُدُودًا" (النساء: ۶۱)

"اور جب انھیں کہا جاتا ہے کہ "ما انزل اللہ" (قرآنِ مجید) اور رسولؐ (کی سنت) کی طرف آؤ تو تُو منافقوں کو دیکھے گا کہ وہ تجھ سے دُور ہی دُور رہیں گے!"

لیکن آپ اگر گروہ بندیوں کو مسلسل پالتے ہوئے کتاب وسنت سے اعراض کرتے رہیں، پھر بھی پکے کے پکے اہلحدیث اور اتباعِ کتاب وسنت کے ٹھیکیدار!۔۔۔ چنانچہ اگر آپ کی طرف سے کوئی مثبت جواب نہ آیا تو وہ یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ تمہاری لڑائی صرف کرسی کے لیے ہے، اور جس جمہوریت کو تم کفر کہتے ہیں، تم خود بھی اسی کی زلفِ گرہ گیر کے اسیر ہو۔۔۔ وہ آپ کو وہی حدیثِ رسولؐ پڑھ کر سنائیں گے جو آپ جمہوریوں کو سنایا کرتے ہیں:

"ماذئبان جائعان ارسلا فی غنم بافسد لها عن حرص المرء علی المال والشرف لدینه" (ترمذی)

"بکریوں کے ریوڑ میں دو بھوکے بھیڑیئے اس قدر تباہی نہیں مچاتے، جس قدر کہ انسان کی حرصِ جاہ ومال اس کے دین کے لیے تباہ کن ثابت ہو سکتی ہے!"

مزید یہ کہ وہ آپ کے "نظامِ امارت وجہاد" کے نعرہ کو چیلنج کریں گے اور کہیں گے کہ یہ محض ڈھونگ ہے۔۔۔ ورنہ جہاں تک امارت کا تعلق ہے، تو تم نے جماعت کے ایک امیر کی موجودگی میں دوسرا امیر کیوں بنا لیا؟ اور بعض کو بنا کر بھی معزول کیوں کر دیا؟۔۔۔ اور جہاں تک جہاد کا تعلق ہے، تو اولاً دوسرے گروپ بھی جہاد کے انکاری نہیں، ثانیاً جہاد تو خود بھی اپنے مقصودِ اصلی، یعنی "اعلائے کلمۃ اللہ" کے لیے اتحاد ہی کا زبردست داعی ہے، نہ کہ انتشار وافتراق کا؟۔۔۔ پھر تم نے اس جہاد کے نام پر اپنی الگ جماعت کیوں بنائی؟۔۔۔ یہ عجیب جہاد ہے کہ مرکزیت سے ہی کٹ گئے، اور بجائے اتحاد ویک جہتی کی راہ اختیار کر کے اپنی صفوں کو مضبوط بنانے کے الٹا اپنوں سے ہی الجھ پڑے؟

اس مقام پر جماعت کے دردمند اصحاب بھی آپ سے یہ پوچھ سکتے ہیں کہ آپ نے

کشمیر کے محاذ پر چند ہندو تو جہنم واصل کر دیئے، لیکن خود اپنی جماعت کا تیا پانچہ کرنے کے ساتھ ساتھ علماء وزعمائے اہل حدیث کی بر سہا برس کی محنتوں، ریاضتوں اور کوششوں پر پانی پھیر دیا ہے، تو یہ خسارے کا سودا آپ نے کیوں کیا؟ —— یہ کوئی چھوٹا موٹا خسارہ تو نہیں —— ایک ہی تو جماعت، جماعتِ حقہ تھی، جس کی دعوت خالص، جس کا عقیدہ درست، اور جس کی موجودگی غنیمت تھی —— جو صراطِ مستقیم کی جانب لوگوں کی راہنمائی کر کے انھیں ملک و ملّت اور دنیا و آخرت کی سلامتی کی نوید سنا سکتی تھی —— لیکن آپ نے اسی کو منتشر و متفرق کر ڈالا، اسے دوسروں کی نظروں میں نکو بنا دیا، اور بہت سے ایسے اعتراضات کا نشانہ بنا دیا ہے جن سے موجودہ صورتِ حال میں آپ بری الذمہ نہیں ہو سکتے، تو آپ کا جواب کیا ہوگا؟

ہم ان محترم قائدین سے گزارش کریں گے کہ "جماعت" اور "جمعیۃ" —— "متحدہ" اور غیر متحدہ —— "غرباء" اور امراء وغیرہ کے چکروں میں پڑے بغیر اور جہاد کے نعرہ کی آڑ میں جماعت کو اس نقصان سے دوچار نہ کریں جس کی تلافی ناممکن ہو جائے —— بلکہ اتحاد و یک جہتی کی کوئی صورت نکالتے ہوئے مل کر چلیں، تاکہ اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے آپ کی کوششیں بار آور ثابت ہوں، ورنہ کل روزِ آخرت کو آپ رب کے سامنے بھی جواب دہ ہوں گے۔

وما علینا الا البلاغ!

اہلِ ذوق کے لئے عظیم

خوشخبری

جہالت کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں اشاعتِ قرآن و سنّت کا عظیم مرکز

(تسجیلات الاثریۃ)

أثریہ کیسٹ ہاؤس

(جامعہ علومِ اثریہ پوسٹ بکس ۱۱ جہلم)